(جلد دوم)

مناقب اہل بیتؑ

مشہور عربی کتاب

اَلْقَطْرَةُ مِنْ بِحَارِ مَنَاقِبِ النَّبِی وَالْعِتْرَةِ

کا ترجمہ

مولف

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم

حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور فون: 5425372

کل الحقوق محفوظۃ

نام کتاب .... مناقب اہل بیتؑ (جلد دوم)

مولف .... آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم .... حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

باہتمام .... مولانا ریاض حسین جعفری (فاضل قم)

ناشر .... ادارہ منہاج الصالحین لاہور

پروف ریڈنگ .... غلام حیدر چوہدری

ہدیہ .... =/200 روپے

نہیں کرنا چاہیے تھا۔ ہماری ولایت کا دنیا کے ساتھ قیاس کیا ہے مگر دنیا اور جو اس میں ہے وہ کیا ہے؟ آیا دنیا پیٹ بھرنے اور لباس پہن کر اپنے بدن کو چھپانے کے علاوہ اور کوئی چیز ہے؟ لیکن ہماری ولایت اور محبت حیات ابدی اور دائمی خوش بختی کا سرچشمہ ہے"۔ (تحف العقول:۴۲۹، بحارالانوار:۷۸/۲۶۵ حدیث ۱۷۷)

آخرت میں دنیا کی مثال

مؤلف فرماتے ہیں کہ حدیث نبوی میں وارد ہوا ہے۔

مالدنیا فی الاخرۃ الا مثل ما یجعل احد کم اصبعہ فی الیم فلینظر بسم یرجع (روضۃ الواعظین:۴۴۰، بحارالانوار:۷۳/۱۱۹، تنبیہ الخواطر:۱/۱۵۰)

"آخرت میں دنیا کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر ہاتھ کو گیلے والے اور باقی سمندر کے پانی کے درمیان تقابل کرے کہ کتنا ہے؟"

عالم برزخ

(۳۴/۲۰۲) کلینیؒ کافی میں عمرو بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا:

کُلُّ شِیعَتِنَا فِی الْجَنَّۃِ عَلٰی مَا کَانَ فِیهِمْ؟

"ہمارے شیعہ جس طرح کے بھی اعمال رکھتے ہوں گے ان کا ٹھکانا جنت ہے"

آپ نے فرمایا: میں اس کی تصدیق کرتا ہوں کہ سچ ہے۔ خدا کی قسم وہ سب بہشت میں ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: آپ پر قربان جاؤں، ان کے گناہ زیادہ ہیں اور کبھی تو گناہان کبیرہ کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا:

اما فی القیامۃ فکلکم فی الجنۃ بشفاعۃ النبی المطاع او وصی النبی ولکنی واللہ اتخوف فی البرزخ

ساتھ، جس کی اطاعت کی جانی چاہیے، یا ان کے وصی کی شفاعت کے ساتھ،
لیکن خدا کی قسم! میں عالم برزخ میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں۔ میں نے
عرض کیا: برزخ کیا ہے؟"
آپ نے فرمایا:
القبر منذ حين موته الى يوم القيامة
وہ قبر ہے یعنی موت سے لے کر روز قیامت کے وقت کو برزخ کہتے ہیں۔
(الکافی: ۳/۲۴۲ حدیث ۳، بحار الانوار: ۶/۲۶۷ حدیث ۱۱۶، تفسیر برہان: ۳/۱۲۰ حدیث ۲)

منکر ولایت ائمہ کا کوئی دین نہیں

(۲۰۳/۲۴۳) کلینیؒ "کافی" میں اور محمد بن مسعود عیاشی تفسیر عیاشی میں عبداللہ بن ابی یعفور سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا: میں لوگوں کے ساتھ بیٹھتا اٹھتا ہوں تو ایسے لوگوں سے بڑا تعجب کرتا ہوں، جو آپؑ کی ولایت اور محبت نہیں رکھتے اور فلاں فلاں کو دوست رکھتے ہیں، لیکن اس کے باوجود وہ لوگ امانتدار اور اپنے وعدوں کو وفا کرتے ہیں۔ البتہ کچھ وہ لوگ جو آپؑ کی محبت اور ولایت رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس امانتداری، سچائی اور وعدوں کی پاسداری نہیں ہے۔
ابن یعفور کہتے ہیں کہ امام صادقؑ درحالانکہ بیٹھے ہوئے تھے میرے سامنے ہو گئے اور غصے سے میری طرف دیکھ کر فرمایا:

لا دين لمن دان بولاية امام جائر ليس من الله، ولا عتب على من دان بولاية امام عدل من الله

"جو شخص ایسے امام کی ولایت کا قائل ہو جو ظالم اور خدا کی طرف سے نہ ہو تو اس کا کوئی دین نہیں ہے، اور جو شخص اللہ کی طرف سے منتخب شدہ امام عادل کی ولایت و محبت رکھتا ہو اس پر کوئی ملامت اور سرزنش نہیں ہے"

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا کہ وہ گروہ دین نہیں رکھتا اور یہ گروہ ملامت و سرزنش کے قابل نہیں؟ حضرت نے فرمایا: ہاں! وہ لوگ دین نہیں رکھتے اور ان کو سرزنش نہیں کرنی چاہیے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تو نے خدا کی کلام نہیں سنی جس میں فرماتا ہے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

(سورہ بقرہ: آیت ۲۵۷)

"خدا ان کا سرپرست اور ولی ہے جو ایمان لائے ہیں۔ خدا ان کو تاریکیوں سے نور کی طرف لے جائے گا" یعنی ان کو گناہوں کی تاریکی سے توبہ کے نور کی طرف لے جائے گا۔ اس ولایت کی وجہ سے جو خدا کے منتخب امام عادل کی ان کے دلوں میں ہے۔ اس کے بعد خدا تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ

(سورہ بقرہ: آیت ۲۵۷)

"وہ جو کافر ہیں ان کے سرپرست اور ولی طاغوت اور شیاطین ہیں خدا ان کو نور سے تاریکیوں کی طرف لے جائے گا"

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: خدا کے فرمان (وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا) سے مراد کافر لوگ نہیں ہیں؟ حضرت نے فرمایا: کافر کے لئے کفر کی حالت میں کونسا نور ہے جو اس سے خارج کرے گا، اور تاریکی کی طرف لے جائے گا؟ بلکہ خدا کی مراد وہ لوگ ہیں جن کے پاس اسلام کا نور موجود ہے، لیکن چونکہ انہوں نے حق کی پیروی نہیں کی اور خدا کی طرف سے معین نہ کیے ہوئے ظالم اور غاصب کی پیشوائی کو قبول کیا، اس ناحق ولایت کے ذریعے سے وہ نور اسلام سے خارج ہوکر کفر کی تاریکی کی طرف چلے جائیں گے اور کافروں کے ساتھ آتش جہنم کے حق دار ہوں گے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔

اُولٰٓـئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (سورہ بقرہ: آیت ۲۵۷)

بے شک ہمارے شیعہ ایک محکم اور مضبوط راستے پر ہیں

(۳۳/۱۰۳) طبری نے کتاب بشارۃ المصطفیٰ میں حذیفہ بن منصور سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتا ہے:

میں امام صادقؑ کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور عرض کی کہ آپؑ پر قربان جاؤں۔ میرا ایک بھائی ہے جو آپؑ کو دوست رکھتا ہے اور آپؑ کے عزت و احترام میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا۔ اس میں جو عیب ہے وہ یہ ہے کہ وہ شراب پیتا ہے۔ امام صادقؑ نے فرمایا: بے شک یہ ایک بہت بڑا عیب ہے کہ ہمارا دوست شراب خوری میں مبتلا ہو لیکن کیا تو چاہتا ہے کہ ایسے شخص کے متعلق تجھے بتاؤں جو اس سے بدتر ہے؟ پس وہ جو ظاہر بظاہر ہمارے ساتھ دشمنی کرتا ہو، اس سے بدتر ہے۔ بے شک مومنین کے درمیان جو شخص کم ترین مرتبہ و درجہ رکھتا ہے اور پست تر ہے، ایسے دو سو افراد کی ان میں سے شفاعت کرے گا جو پست اور ذلیل نہیں ہے۔ لیکن اگر سات آسمانوں، سات زمینوں میں رہنے اور سات سمندروں میں رہنے والے ایک ناصبی (یعنی ہمارے ساتھ کھلم کھلا دشمنی رکھنے والے) کی شفاعت کریں تو قبول نہ ہوگی۔ یہ جو تو نے کہا ہے، یہ شخص اس دنیا سے نہیں جائے گا مگر یہ کہ توبہ کرے یا خدا اسے کسی قسم کی بیماری یا جسمانی تکلیف میں مبتلا کرے تاکہ اس وسیلہ سے اس کے گناہ ختم ہو جائیں۔ جب خدا کی ملاقات کرے تو اس کی گردن پر کوئی گناہ نہ ہو۔ بے شک ہمارے شیعہ ایک محکم اور مضبوط راستے پر ہیں اور سعادت و خوش بختی کے راستے پر چل رہے ہیں۔ پھر فرمایا: میرے بزرگوار نے بار بار فرمایا ہے۔

احبب حبیب آل محمد وان کان مرهقا ذیالا وابغض بغیض آل محمد وان کان صواما قواما

"آل محمدؐ کے دوست کو دوست رکھو، اگرچہ گناہگار اور پست شخص کیوں نہ ہو اور دشمن آل محمدؐ کو دشمن رکھو، اگرچہ زیادہ نمازی اور روزہ دار ہی کیوں نہ ہو"

(بشارۃ المصطفیٰ: ۲۸، بحار الانوار: ۶۸/۱۳۶، حدیث ۵۲)